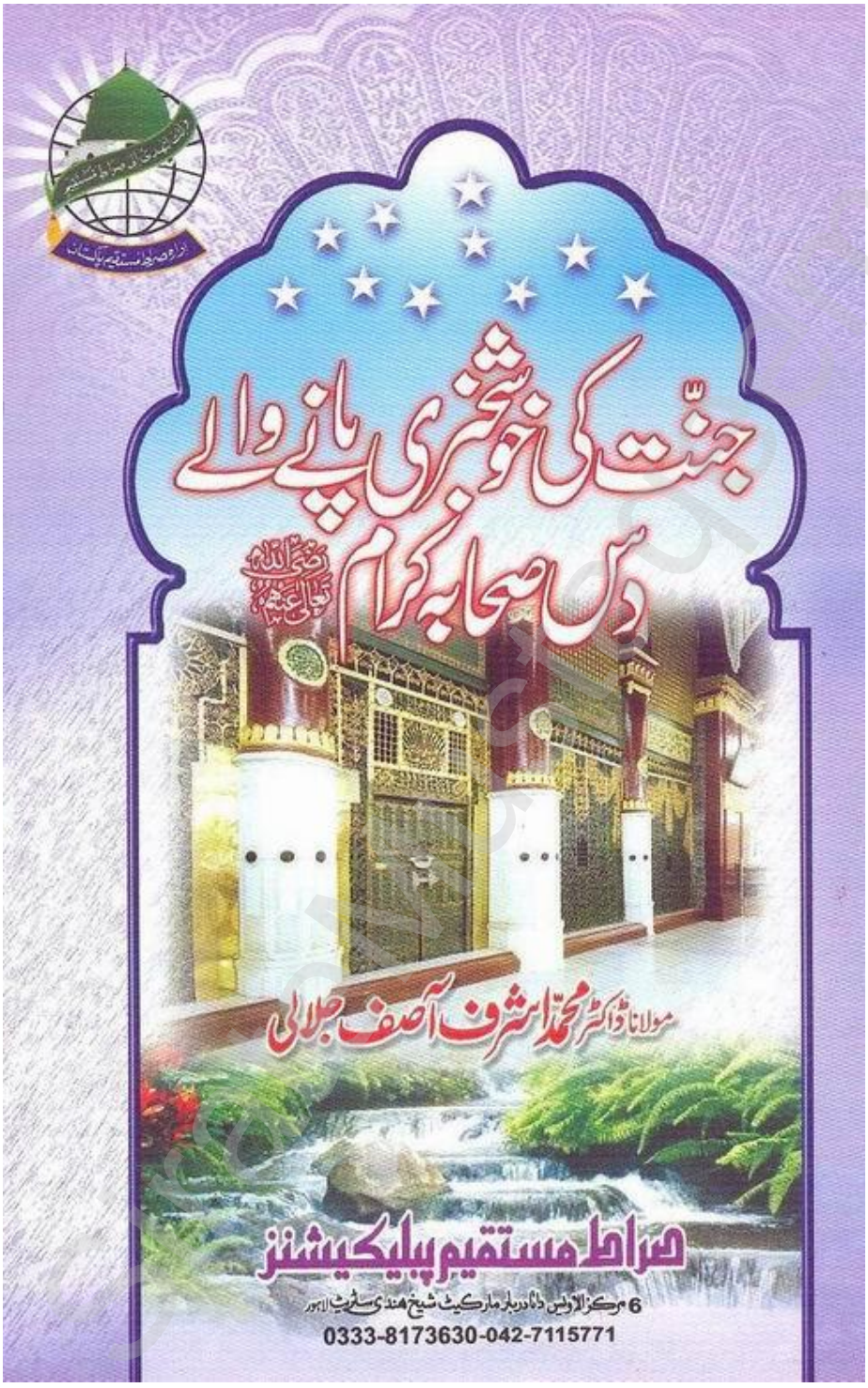

جنّت کی خوشخبری پانے والے
دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
صراط مستقیم پبلیکیشنز
6 مرکز الاولیاء داتا دربار مارکیٹ شیخ ہندی سٹریٹ لاہور
0333-8173630-042-7115771

www.SirateMustaqeem.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ
۱	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۷
۲	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۱۴
۳	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۲۱
۴	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۲۷
۵	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ	۳۱
۶	حضرت زبیر رضی اللہ عنہ	۳۵
۷	حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	۳۹
۸	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۴۴
۹	حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۵۰
۱۰	حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۵۵
۱۱	کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے داماد مصطفےٰ ﷺ کا اطلاق جائز ہے؟	۵۹

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

استاذ العلماء فخر الفضلاء

حضرت علامہ مولانا محمد نواز صاحب نقشبندی کیلانی

رحمۃ اللہ علیہ

(بانی جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ)

کے نام

جن کی تدریسی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

محمد اشرف آصف جلالی

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَعَدَ فَوَفٰی وَاَوْعَدَ فَعَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الشرفاء و مبشر العشرۃ المبشرۃ وَ عَلٰی وَاَصْحَابِہٖ اَھْلِ الکرم وَالوفاء

سید عالم، نور مجسم، شفیع معظم، ہادی عالم، محسن انسانیت، اسوہ آدمیت، حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے جب ظلمت کدہ عرب کی تیرگی میں شمع اسلام کو روشن کیا۔ پیغام خدا تعالیٰ سے لوگوں کو روشناس کروانے کیلئے سفر شروع کیا۔ ان کے لات ومنات سے تعلقات توڑ کر خدائے حقیقی کے ساتھ رشتہ جوڑنے کا اعلان کیا اور اپنے اعمال صالحہ اور اقوال حسنہ سے انسانیت کی زنگ آلود صلاحیتوں کو صیقل کرنے کیلئے کمر ہمت باندھ لی۔ ایسے میں جو لوگ شمع اسلام کی کرنوں سے کاشانہ دل میں چراغاں کرنے، گلشن ایمان وایقان کی مہک سے قلوب واذہان کو معطر کرنے، قاسم خیرات الٰہیہ کے ہاتھوں جام توحید پینے اور اپنے جبینوں کو معبود حقیقی کے سامنے جھکانے میں سبقت لے گئے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کے اعلیٰ مراتب پے فائز فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے: ''وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ '' (پارہ نمبر ۲۷، سورۃ واقعہ) ''اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے وہی مقرب بارگاہ ہیں''۔

جن نفوس قدسیہ کو بھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حالت ایمان میں نصیب ہوا، صاحب فضیلت ہیں اور ''رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ'' ان کا مایہ افتخار ہے مگر سبقت اور دیگر کئی خدمات کے لحاظ سے فضیلت میں مراتب ہیں۔ اہلسنت وجماعت کے نزدیک تمام صحابہ علیہم الرضوان میں سے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم بالترتیب افضل ہیں۔ پھر حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کی اوروں پر فضیلت ہے۔ پھر بدری افضل ہیں، پھر بیعت رضوان میں شریک ہونے والے فضیلت رکھتے ہیں۔ ایسے ہی عقبتین کی بیعتوں میں شریک ہونے والے

اور قبلتین کی طرف نماز پڑھنے کا شرف حاصل کرنے والوں کی فضیلت ہے۔(نووی شرح مسلم)

یہاں موضوع ان دس نفوس قدسیہ کا مختصر تعارف ہے، جنہیں سید عالم ﷺ نے ان کی دنیاوی زندگی میں اجتماعاً جنت کا مژدہ جانفزا سنایا تھا۔ امام ترمذی نے وہ حدیث یوں روایت کی ہے: **حدثنا قتیبہ قال عبدالعزیز بن محمد عن عبدالرحمن بن حمید عن ابیہ عن عبدالرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر فی الجنۃ و عمر فی الجنۃ و عثمان فی الجنۃ و علی فی الجنۃ و طلحۃ فی الجنۃ و الزبیر فی الجنۃ و عبدالرحمن بن عوف فی الجنۃ و سعد بن وقاص فی الجنۃ و سعید بن زید فی الجنۃ و ابو عبیدۃ بن الجراح فی الجنۃ۔** (ترمذی ج ۲، ص ۲۱۵، مشکوٰۃ ص ۵۶۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ مذکورہ دس صحابہ جنتی ہیں۔ سنن ابی ماجہ میں یہ حدیث بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہے مگر انہوں نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کا ذکر نہیں کیا۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۳)

عشرہ مبشرہ قریش کی مختلف شاخوں کے چشم و چراغ ہیں اور ابتداءً اسلام قبول کرنے والے ہیں۔

==========

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

خلیفہ اوّل افضل البشر بعد از انبیاء ورسل (علیہم السلام) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جنت کی بشارت ملی۔

نام ونسب:

عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعید بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی التیمی (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ج ۳، ص ۲۰۵، الاصحابہ فی تمیز الصحابہ ج ۲، ص ۳۴۱)

آپ کی کنیت ابوبکر اور آپ کے والد حضرت عثمان کی کنیت ابوقحافہ ہے۔

(تاریخ طبری ج ۲، ص ۶۱۵، تاریخ الخلفاء ص ۲۷)

آپ کے والدہ ام الخیر سلمٰی بن صخر ہیں۔ (الاصابہ ج ۲)

بعض نے لیلیٰ بنت صخر نام بتایا ہے (اسد الغابہ ج ۳)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ آپ کا نام عتیق ہے مگر امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے والصحیح انہ لقبہ نیز امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے عتیق کے ساتھ صدیق بھی آپ کا لقب ذکر کیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۲۸)

اصحاب سیر وتواریخ نے صدیق اور عتیق کی وجہ بیان کرتے ہوئے متعدد اقوال نقل کئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ کو صدیق کا لقب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بزبان حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ملا۔ آپ کے لقب عتیق کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ "ایک بار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من سرہ ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر۔ ترجمہ: جس کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ وہ

www.SirateMustaqeem.net

جہنم کی آگ سے عتیق (آزاد) آدمی کی طرف دیکھے اسے چاہیئے کہ وہ ابوبکر کی طرف دیکھے"۔
(تاریخ الخلفاء ص ۲۹)

ولادت:

آپ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دو سال اور چند مہینے بعد مکہ شریف میں پیدا ہوئے۔ (اسد الغابہ ج ۳)

شیخ ولی الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب مشکوٰۃ نے آپ کی ولادت، ولادت رسول ﷺ سے دو مہینے اور چال سال بعد ذکر کی ہے۔ (الاکمال فی اسماء الرجال)

قبول اسلام:

آپ نے مکہ شریف کے بڑے آدمیوں میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ (تاریخ الخلفاء) حضرت ابودرداء انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آپس میں درشت کلامی ہوگئی، تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید غصے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا "ان اللّٰہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت قال ابوبکر صدق و واسانی بنفسہ و مالہ۔ ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا پس تم نے کہا تم نے جھوٹ بولا، ابوبکر نے مجھے سچا کہا اور جان و مال سے میری ہمدردی کی"۔ (بخاری ج ۱، ص ۵۱۷)

نیز آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبول اسلام میں جلدی کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جس کو میں نے اسلام کی دعوت دی ہو اور اس نے ڈھیل نہ کی ہو مگر ابوبکر کہ جونہی میں نے انہیں دعوت اسلام دی انہوں نے اسلام قبول کرلیا"۔
(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ج ۳، ص ۲۰۶)

www.SirateMustaqeem.net

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کیا میں اس وقت یمن میں تھا، وہاں میری ملاقات ایک شیخ ازدی عالم کتاب سے ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے اپنے گمان کے مطابق حرمی، قریشی اور تیمی ہونے کے بارے میں سوال کیا۔ جب میں نے کہا ''ہاں' اہل حرم سے ہوں قریشی اور تیمی ہوں'' تو انہوں نے کہا کہ ''اپنے پیٹ سے کپڑا اُٹھاؤ'' میں نے کہا ''کیا وجہ ہے؟'' انہوں نے کہا ''مجھے علم صحیح صادق سے معلوم ہوا ہے کہ حرم میں ایک نبی مبعوث ہوں گے ان کے ساتھ ایک ادھیڑ اور ایک نوجوان معاون ہونگے۔ ادھیڑ سفید رنگ کے نحیف ہونگے۔ ایک علامت ان کے پیٹ پر اور ایک ران پر ہوگی''۔ آپ نے پیٹ سے کپڑا اُٹھایا تو شیخ ازدی نے واضح طور پر علامت پہچان لی اور کہا ''وہ تم ہی ہو''۔ چند دن بعد میں یمن سے واپس مکہ شریف پہنچا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا ''اے ابوبکر میں لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ''۔ میں نے کہا اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''دلیل وہ شیخ ازدی ہے جو تجھے یمن میں ملا تھا''۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔ (ملخص از اسد الغابہ، ج ۳، ص ۲۰۸)

تبلیغ اسلام:

آپ نے دولت اسلام سے مالا مال ہوتے ہی اشاعت اسلام اور اعلاء کلمہ حق کے لئے کمر باندھ لی۔ آپ کے ہاتھ پر بڑے بڑے با اثر لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ یہاں تک کہ عشرہ مبشرہ میں سے پانچ اصحاب حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم نے آپ کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ ج ۲، ص ۳۴۶، اسد الغابہ ج ۳)

شمع نبوت کیا اس پروانے نے مکی زندگی میں بھی جبکہ ہر طرف عداوت وحسد کے

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

شعلے بلند تھے۔سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی والہانہ عقیدت کا اظہار کیا۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''ایک دن عقبہ بن ابی معیط نے سید عالم ﷺ کے گلے میں کپڑا ڈال لیا اور آپ نماز ادا کر رہے تھے۔اس نے گلا دبانا شروع کر دیا۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اسے پیچھے ہٹایا اور کہا تم ایسے آدمی کو مارنے کی کوشش کرتے ہو جو تمہارے پاس ہدایت کا پیغام لے کر آیا ہے''۔(بخاری ج ۱،ص)

ہجرت:

آپ کا منفرد اعزاز سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر ہجرت میں رفاقت ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے نازک حالات میں آپ پر اعتماد آپ کے خلوص کا منہ بولتا ثبوت ہے۔(بخاری ج ۲،ص ۵۸۷) یہ سفر ایک عظیم سفر تھا۔ایک عاشق صادق اپنے محبوب برحق کے ساتھ خلوتوں کے سرور اور قدم قدم پر جذبہ وفا شعاری کے عملی ظہور کی سعادتیں حاصل کر رہا تھا۔قرآن مجید میں اس عظیم رفاقت کا ذکر آیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (سورۃ توبہ پارہ ۱۰)

''دو میں سے دوسرے جب وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے دوست سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے''

اس آیت کریمہ میں صاحب سے مراد بالاجماع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔(تفسیر ابن کثیر ج ۲،ص ۳۷۲، روح المعانی ج ۶،ص ۹۷، جلالین مع الجمل ج ۲ ص ۲۸۴، تاریخ الخلفاء ص ۳۶، الاصابہ) لہذا آپ کی صحابیت نص قطعی سے ثابت ہے۔ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی صحبت کا انکار کر دے تو کافر نہیں ہوگا آپ کی صحبت کا انکار کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔(اسد الغابہ ج ۳،ص ۲۰۹)

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

سرورکائنات ﷺ کے ساتھ مضبوطی تعلق:

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

ان عائشة قالت لم اعقل ابوی قط الاوهما يدبنان الدين ولم يمرّ علينا يوم تعالىٰ عهنا الاياتينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفى النهار بكرة و عشية۔ ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا میرے والدین متدین تھے اور ایسا کوئی دن نہیں گزرا جس میں پہلے پہر یا پچھلے پہر سید عالم ﷺ ہمارے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۰۷)

غزوات اور دیگر اہم امور میں شرکت:

ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے کہ آپ نے بدر احد خندق اور دیگر تمام مشاہد میں شرکت کی اور اپنی جرأت کے جوہر دکھائے یہاں تک کہ جنگ اُحد اور جنگ حنین میں جب دیگر بہت سے لوگ بھاگ گئے تھے اس حال میں بھی آپ نے سید عالم ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑا۔ (اسد الغابہ ج ۳، ص ۲۱۲، تاریخ الخلفاء ص ۳۶)

غزوہ بدر میں آپ ختم المرسلین ﷺ کے خیمہ کے محافظ تھے اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اشجع الناس قرار دیا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۳۷)

غزوہ تبوک میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا عظیم پرچم آپ کے ہاتھ میں دیا۔ (اسد الغابہ ج ۳، ص ۲۱۲)

امامت نماز:

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال سے چند دن قبل مسجد نبوی میں جماعت کرانے کیلئے آپ ہی کو نامزد فرمایا۔ (مسلم ج ۱، ص ۱۷۸)

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

[illegible] سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ امام نسائی [illegible] باب صلوۃ الامام خلف رجل من رعیۃ کے تحت حدیث نقل کی ہے۔ ان ابا بکر صلی الناس و رسول اللہ فی الصف۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جماعت کرائی۔ آنحضرت ﷺ نے بھی پیچھے صف میں نماز ادا کی۔

(نسائی ص ۱۲۷، بخاری ج ۲، ص ۶۷۲، مسلم ثانی ص ۲۷۲)

اشارات خلافت:

حضور سرور کونین ﷺ کا اپنے آخری ایام میں آپ کو مصلّی امامت پر کھڑا کرنا اور فرضیت حج کے بعد ۹ ہجری میں آپ کو امیر حج بنانا خلافت کے اشارات میں سے ہے۔

(البدایہ والنہایہ ج ۵، ص ۳۶)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت سید عالم (ﷺ) کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا ''پھر آنا'' اس نے کہا ''اگر میں تجھے نہ پاؤں تو پھر''۔ اس کا اشارہ آپ کے وصال کی طرف تھا۔ آپ نے فرمایا ''ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آجانا''۔

(بخاری ج ۱، ص ۵۱۶)

خلافت:

حضور سرور کونین ﷺ کے وصال کے بعد تمام صحابہ علیہم الرضوان نے بالاتفاق آپ کو خلیفہ منتخب کرلیا۔ (بخاری ج ۱، ص ۵۱۸) آپ کی خلافت کی مدت ۲ سال ۳ مہینے اور بائیس دن ہے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج ۲، ص ۲۵۶، الاصابہ ج ۲، ص ۳۴۴)

آپ کی خلافت کا دور آزمائشوں کا دور تھا۔ آپ نے مرتدین، جھوٹے مدعیان اور منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کہنے پر حضرت زید بن ثابت کو قرآن مجید جمع کرنے کا حکم دیا۔

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

وصال:

ہجرت کے تیرھویں سال تریسٹھ سال کی عمر میں جمادی الآخر میں آپ کا وصال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (الاصابہ ج ۲، ص ۳۴۴) آپ سید عالم (ﷺ) کے پہلو میں دفن کئے گئے ہیں۔ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم آپ کو لحد میں اُتارنے کیلئے آپ کی قبر میں اُترے۔ (الاستیعاب ج ۲، ص ۲۵۷)

قرآن مجید کی متعدد آیات اور بہت سی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی شان اقدس کی مظہر ہیں۔ خصوصاً سرور کائنات ﷺ کا یہ فرمان کہ اگر میں خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور صاحب ہیں۔

(بخاری ج ۱، ص ۶۷، مسلم ج ۲، ص ۲۷۳، ترمذی ج ۲، ص ۲۰۶)

قرآنی علوم میں آپ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے ماہر تھے۔ آپ سے ۱۰۴ احادیث مروی ہیں۔ آپ علم انساب وتاویل میں ماہر تھے۔ آپ ہی وہ واحد خلیفہ راشد ہیں جو اپنے والد کی حیات میں مسلمانوں کے خلیفہ بنے اور آپ ہی وہ خلیفہ تھے جن کے وصال کے بعد ان کے والد وارث بنے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۴۱۔۸۴) آپ کو سرور کونین کا سسر ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا، آپ کی صاحبزادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفیقہ حیات تھیں۔ (بخاری ج ۱، ص ۵۳۲)

امتیازی شرف:

شیخ ولی الدین صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ یہ شرف آپ ہی کو ملا کہ آپ خود بھی صحابی تھے آپ کے والدین بھی صحابی تھے اور آپ کے بیٹے اور پوتے بھی صحابی تھے۔

(الاکمال فی اسماء الرجال، بخاری ج ۲، ص ۶۷۶)

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی دنیاوی زندگی میں ہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی قرار دیا۔

نام ونسب:

عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح ابن عبداللہ بن قرط بن رزاخ، بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب القرشی العدوی۔ (اسد الغابہ ج ۴، ص ۵۲، الاصابہ ج ۲، ص ۵۱۸، تاریخ الخلفاء ص ۱۰۸)

آپ کی کنیت ابوالحفص اور لقب فاروق ہے۔ (الاکمال فی اسماء الرجال)

آپ کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ المخزومیہ ہیں۔ (اسد الغابہ ج ۴، ص ۵۲)

ولادت:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ آپ کی ولادت عام الفیل کے ۱۳ سال بعد ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۸) ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش فجار اعظم کے چار سال بعد ہوئی اس لحاظ سے آپ کی ولادت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے ۳۰ سال بعد بنتی ہے۔ (الاصابہ ج ۲، ص ۵۱۸)

آپ کا قریش میں ایک ممتاز مقام تھا قریش باہمی جنگوں میں آپ کو اپنا سفیر بنا کے بھیجتے تھے اگر کہیں اظہار فخر کا مقام ہوتا یا رعب و دبدبہ کی نمائش کرنا چاہتے تو آپ ہی ان کے ترجمان ہوتے تھے۔

قبول اسلام:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

بارگاہ ایزدی میں دعا کی اَللّٰھُمَّ اَعزَ الْاِسْلَامَ بِاَبی جھل بن ھشام اَوْ بعُمرِ بْنِ خَطاب

''اے اللہ تعالیٰ اسلام کو ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کی وساطت سے غلبہ دے''۔

(ترمذی، ج ۲، ص ۲۰۹، مشکوٰۃ ص ۵۵۷، تاریخ الخلفاء ص ۱۰۹)

یہ دعا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حق میں قبول ہوگئی۔ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن شدید گرمی کے موسم میں میں تلوار لے کر آنحضرت ﷺ کے قتل (معاذ اللہ) کے ارادے سے نکلا۔ ایک قریشی نے مجھ سے کہا کہ تمہاری بہن اور بہنوئی بھی نئے دین میں داخل ہو چکے ہیں۔ میں ننگی تلوار لے کر بہن کے دروازے پر پہنچا۔ اندر سے قرآن مجید کی تلاوت کی آواز آرہی تھی۔ میری آواز سنتے ہی بہن نے تلاوت بند کر دی۔ جب دروازہ کھولا گیا تو میں نے اپنی بہن اور بہنوئی کو خوب پیٹا۔ تھوڑی دیر بعد جب میرا غصہ ٹھنڈا ہوا تو میں نے کہا وہ کتاب دکھاؤ تو سہی جو تم پڑھ رہے تھے۔ طہارت کے بعد جب میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا شروع کیا۔ الرحمٰن الرحیم پر میں نے عجیب تاثیر محسوس کی، میں نے حضور سرور کائنات ﷺ کا پتہ پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ آپ دارارقم میں تشریف فرما ہیں۔ میں وہاں پہنچا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میری اسلام دشمنی کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم مجھے دیکھ کر پریشان ہوئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ''دروازہ کھولو'' میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا ''اے عمر اسلام قبول کر لے'' اور آپ نے یہ دعا کی ''اللہ تعالیٰ عمر کو ہدایت عطا فرما''۔ میں نے یہ پڑھنا شروع کیا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ'' مسلمانوں نے یہ سنتے ہی گونج دار آواز سے نعرہ تکبیر بلند کیا جس کی گونج مکہ شریف دور دور تک سنائی دی۔ (ملخصاً، اسد الغابہ ج ۴، ص ۵۴۔۵۵)

آپ سے پہلے ایک عورت اور ۳۹ مرد اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ نے چالیسویں نمبر پر اسلام قبول کیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۹)

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

محمد بن جریر الطبری کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو اس وقت ۴۵ مرد اور ۲۱ عورتیں اسلام قبول کر چکی تھیں۔ (تاریخ طبری ج ۳، ص ۲۷۰)

بہر حال آپ سابقوں اولون میں سے ہیں۔ جب آپ نے اسلام قبول کیا تو یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (سورۃ انفال پارہ ۱۰)

اے نبی (ﷺ) تجھے اللہ تعالیٰ اور تمہارے متبعین مومنین کافی ہیں۔

(تفسیر روح المعانی ج ۶، ص ۳۰۔ جمل ج ۲، ص ۲۵۴)

فاروق:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو فاروق کیوں کہا جاتا تو آپ نے اپنے اسلام قبول کرنے کا واقع بیان کرتے ہوئے کہا کہ ''مجھ سے قبل حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام قبول کر چکے تھے'' جب میں نے اسلام قبول کر لیا تو میں نے کہا ''جب ہم حق پر ہیں تو پھر اختفاء کیسا ہے؟'' لہذا ہم سید عالم ﷺ کے ساتھ دو صفوں میں نکلے۔ دار ارقم سے چلے تو ایک صف میں میں تھا اور ایک میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے جب کفار نے مجھے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو مرعوب ہو گئے۔ اس دن سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فاروق کہا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سبب سے حق و باطل میں فرق کر دیا۔ (الاکمال فی اسماء الرجال)

ہجرت:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام نے مسلمانوں کو نیا جوش و جذبہ فراہم کیا۔ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کا حکم فرمایا تو اس بطل جلیل کی ہجرت کا انداز ہ بھی نرالا تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''تمام لوگوں نے خفیہ طور پر ہجرت کی مگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اعلانیہ ہجرت کی۔ آپ آلات حرب سے

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

لیس ہو کر کعبہ شریف کی طرف گئے وہاں قریش کے سردار بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے بڑے اطمینان سے طواف بیت اللہ کیا۔ پھر عالم کفر کو للکارتے ہوئے کہا ''جو چاہتا ہے کہ اس کی ماں اس کو روئے اس کے بچے یتیم ہو جائیں اور اس کی بیوی بیوہ ہو جائے وہ اس وادی کے باہر مجھ سے ملے''۔ (ملخصاً۔ از اسد الغابہ ج ۴، ص ۵۸)

محبتِ رسول ﷺ :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''اسلام لانے سے قبل میں حضور علیہ السلام کا شدید دشمن تھا لیکن میں نے جب اسلام قبول کر لیا فما فی الارض نسمة احب الی من نسمة رسول اللہ ﷺ تو روئے زمین پر کوئی چیز (روح) مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبوب نہیں ہے بلکہ ہر شے سے آپ مجھے محبوب ہیں۔ (الاکمال فی اسماء الرجال)

خدا تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ ایک وہ وقت تھا جب عمر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کی نیت سے گھر سے نکلے تھے۔ (معاذ اللہ) لیکن ایک وہ وقت تھا کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ تو یہ محب اپنے محبوب سے فراق کی خبر سننے کو بھی تیار نہیں تھا۔ آپ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا ''جس نے کہا اللہ کے نبی فوت ہو گئے ہیں میں اس کی گردن اُڑا دوں گا''۔ (بخاری ج ۱، ص ۵۱۷)

غزوات میں کردار:

آپ گردن کفر و شرک پر شوکت اسلام کی ایک ننگی تلوار تھے آپ نے غزوہ بدر، اُحد، خندق، بیعت رضوان، فتح خیبر، فتح مکہ، حنین اور دیگر تمام مشاہد میں اپنی جوانمردی کے جوہر دکھائے۔ (اسد الغابہ، ج ۴، ص ۵۹)

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

جنگ اُحد میں جب مسلمانوں کو ہزیمت کا سامنا تھا اس وقت بھی جذبہ فاروقی میں کچھ کمی نہ تھی۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ اُحد کے دن ابوجہل نے مسلمان فوج کو مخاطب کر کے پوچھا کیا تم میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جواب دینے سے منع کر دیا تھا۔ اسی طرح اس نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی پوچھا۔ جب جواب نہ ملا تو اس نے کہا یہ بڑے تو قتل ہو چکے ہیں اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور کہا "اے عدو اللہ تو نے جھوٹ بولا ہے۔ ابھی اللہ تعالیٰ نے تجھے رسوا کرنے والے باقی رکھے ہیں"۔ ابوسفیان نے کہا اُعل ھبل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ اللہ اعلیٰ واجل۔ اس نے پھر کہا "لنا العزی ولا عزی لکم"، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر آپ نے جواب دیا "اللہ مولانا ولا مولالکم"۔ (بخاری ج ۲، ص ۵۷۹ مسلم، ثانی، ترمذی ج ۲، ص ۲۱۰)

فراست:

آپ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اُمت کا محدّث (صاحب الہام) قرار دیا تھا اور خواب میں اپنے پیالے سے دودھ پلایا اور تعبیر میں فرمایا یہ علم تھا۔

(مشکوٰۃ ص ۵۵۷، مسلم ثانی ص ۲۷۴)

یہی وجہ ہے کہ آپ کی رائے قرآن مجید کی کئی آیات کے موافق ہوئی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "تین باتوں میں میری رائے حکم خداوندی کے موافق ہوئی"۔ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی، قل للمومنت یغضضن من ابصارھن الآیہ اور عسی ربہ ان طلقکن الآیہ۔

(بخاری ثانی ص ۶۲۴)

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

امام جلال الدین سیوطی کہتے ہیں کہ آپ کی رائے بیس سے زائد آیات میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۲)

آپ سے ۵۳۹ احادیث روایت کی گئی ہیں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۹)

خلافت:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب مصاب جس میں آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہترین طریقے پر ڈول نکالتے دیکھا تھا۔ (بخاری و مسلم)

اس میں دور صدیقی کے بعد آپ کی خلافت کا اشارہ ملتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بستر مرگ پر تھے تو آپ نے حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور دیگر انصار و مہاجرین رضی اللہ عنہم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کے بارے میں مشورہ کیا۔ انفرادی اور اجتماعی مشورے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد فرما دیا۔ (صواعق محرقہ ص ۸۹، اسد الغابہ ج ۴، ص ۶۹)

آپ کی خلافت کا دور تاریخ اسلام کا ایک سنہری دور ہے۔ دس سال کے عرصے میں بے سروسامانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل و کرم سے ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح کیا۔ ہندوستان کی سرحدوں سے لے کر شمالی افریقہ تک پرچم اسلام لہرانے لگا۔ (مجموعہ از تاریخ ابن جریر ج ۳، ص ۲۶۹، تاریخ الخلفاء)

اوّلیات:

امیر المومنین کے لقب سے سب سے پہلے آپ کو ہی ملقب کیا گیا۔ آپ نے اسلامی تاریخ کی سن ہجرت سے بنیاد رکھی۔ درہ آپ نے ہی اُٹھایا اور اس سے مجرموں کو سزا دی۔ آپ نے دیوان مرتب کروائے اور بہترین دفتری نظام قائم کیا۔ ڈاک، بیت المال اور

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

فوجی چھاؤنیاں آپ کے دور سے شروع ہوئیں۔ آپ نے مردم شماری کروائی نیز نہروں کی کھودائی کے علاوہ پیمائش اراضی بھی کروائی۔

قرآن مجید کی متعدد آیات سے آپ کی عظمت اُجاگر ہوتی ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے متعدد کلمات حسنہ آپ کی تعریف میں صادر ہوئے۔ آپ کو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا سسر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں تھیں۔ آپ کو حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے داماد ہونے کا بھی شرف ملا، حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا آپ کے عقد نکاح میں آئیں۔

وفات:

آپ ۲۳ ہجری ۲۶ ذوالحج بدھ کے دن شہید ہوئے۔ آپ فجر کی جماعت کرا رہے تھے کہ مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولولو فیروز نے آپ کو خنجر کے وار سے شدید زخمی کر دیا۔ آپ زخموں کی تاب نہ لا سکے اور آپ کا وصال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔



Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

کان شرم وحیاء خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے متعدد بار جنت کی خوشخبری ملی۔

نام ونسب:

عثمان بن ابی العاص بن اُمیہ بن عبد شمس بن عبد مناف القرشی الاموی۔ عبد مناف میں آپ کا سلسلہ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جاتا ہے، آپ کی کنیت ابو عبداللہ یا ابوعمر بتائی جاتی ہے۔ آپ کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ تھی اور آپ کی نانی ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔

(اسد الغابہ ج ۳، ص ۳۷۶، تاریخ الخلفاء ص ۱۴۷۔۱۴۹، الاصابہ ج ۲، ص ۴۶۲)

ولادت:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ولد فی السنة السادسة من الفیل (ترجمہ) آپ عام الفیل کے بعد چھٹے سال پیدا ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کا گھرانہ مکہ شریف کا نہایت متمول گھرانہ تھا۔

قبول اسلام:

آفتاب ہدایت کی کرنوں نے بہت جلد ہی آپ کے قلب وذہن کو منور کر دیا۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام قبول کر لیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے "میں چوتھے نمبر پر اسلام قبول کرنے والا ہوں"۔ (اسد الغابہ ج ۳، ص ۳۷۶)

ازدواجی زندگی:

جب آپ نے اسلام قبول کر لیا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نکاح اپنی

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

صاحبزادی حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ جنگ بدر کے موقع پر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں۔ جب مجاہدین غزوہ بدر سے واپس آ رہے تھے اس وقت حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو چکا تھا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے سنا "لو ان لی اربعین ابنة لزوجتک واحدة بعد واحدة حتی لا تبقی منهن واحدة اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتی تو میں یکے بعد دیگرے تمام کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیتا"۔ چونکہ حضور علیہ السلام کی دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں آئی تھیں۔ اس لئے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ (الاکمال فی اسماء الرجال)

ہجرت حبشہ:

آپ کو دو ہجرتوں کی سعادت ملی۔ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر وہاں سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی۔ (بخاری ج ۱، ص ۵۴۶)

طبرانی نے بروایت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ما کان بین عثمان ورقیه و بین لوط من مهاجر (ترجمہ) کہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے اپنی زوجہ سمیت ہجرت کی ہو"۔ (الصواعق المحرقہ ص ۱۰۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک ضروری وضاحت

ایک مصری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میں تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا "پوچھ" اس نے کہا کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنگ اُحد کے

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے" آپ نے کہا "ہاں" اس نے کہا "کیا تم جانتے ہو کہ آپ جنگ بدر سے غائب تھے"۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "ہاں"۔ اس نے کہا "حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت الرضوان میں بھی حاضر نہیں تھے"۔ آپ نے کہا "ہاں"۔ مصری نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر کئے گئے اعتراضات پر حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ کی تائید سمجھتے ہوئے اللہ اکبر کہا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آمین۔ تجھے بتاؤں یہ باتیں قابل اعتراض نہیں ہیں۔ آپ کا جنگ اُحد کے دن اپنی جگہ سے ہٹنا اس کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ" اور آپ کا جنگ بدر میں حاضر نہ ہونا اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری پر پابند کر دیا تھا اور فرمایا تھا تمہارے لئے بدریوں والا حصہ اور اجر ہوگا اور بیعت الرضوان میں آپ اس لئے حاضر نہیں تھے۔ صحابہ میں سے اہل مکہ کے نزدیک ان سے زیادہ کوئی دوسرا معزز نہیں تھا۔ اس لئے آپ کو بھیجا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بیعت الرضوان لی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھی بیعت ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر اسے بیعت عثمان رضی اللہ عنہ قرار دیا۔

(بخاری شریف ج ۱، ص ۵۲۳، ترمذی ج ۲، ص ۲۱۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۲)

انفاق فی سبیل اللہ:

اسلام کی ترویج و ترقی میں آپ کے مال کا بڑا حصہ ہے۔ جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو مسلمانوں کی شدید ضرورت کے پیش نظر آپ نے بیر رومہ خرید کر مسلمانوں کے نام وقف کر دیا۔ (الصواعق المحرقہ ص ۱۰۹)

دیگر مواقع کے علاوہ غزوہ تبوک میں آپ کے اس جذبے کا بطریقہ اتم اظہار ہوا جب روح کونین صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کے اخراجات نمٹانے کیلئے مال اکٹھا کرنے کیلئے

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

صحابہ علیہم الرضوان کو ابھار رہے تھے تو آپ نے ۲۰۰ اونٹ جھولوں اور پالانوں سمیت راہ خدا میں پیش کر دیے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس پیشکش کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا **ما علی عثمان ما عمل بعد هذه** (ترمذی ج ۲، ص ۲۱۱، مشکوٰۃ، البدایہ والنہایہ ص ۴، ج ۵) (ترجمہ) کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا کوئی عمل بھی آج کے بعد انہیں نقصان نہیں دے سکتا"۔

غزوات میں شرکت:

غزوہ بدر اور بیعت الرضوان کے علاوہ تمام غزوات و مشاہد میں شریک ہوئے۔ ان دونوں میں عدم شرکت کی وجہ بیان کی جا چکی ہے۔

شرم وحیاء:

آپ شرم وحیاء کے پیکر تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اس اُمت کے نبی کے بعد سب سے زیادہ حیاء والے عثمان ہیں"۔ (الصواعق محرقہ)

ایسے ہی ایک مقام پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پوچھنے پر فرمایا "**الا استحی من رجل تستحی منه الملائکة** (ترجمہ) "کیا میں اس آدمی سے حیاء نہ کروں؟ جس آدمی سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں"۔ (مسلم شریف، ج ۲، ص ۲۷۷)

خلافت:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری ایام میں فرمایا کہ "میں اپنے بعد چھ آدمیوں میں سے کسی ایک کو خلافت کا مستحق سمجھتا ہوں، وہ چھ اصحاب ستہ اہل شوریٰ کہلاتے ہیں۔ وہ آپس میں مشورہ کے بعد کسی ایک کو خلیفہ بنالیں۔ لہٰذا وصال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد اصحاب ستہ اہل شوریٰ (۱) حضرت عثمان (۲) حضرت علی (۳) حضرت طلحہ (۴) حضرت زبیر

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

(۵) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم نے باہم مشورے کے بعد اتفاق رائے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنالیا اور سب سے پہلے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۲۴)

اعزازات:

حضرت ابوثور فہمی کہتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے۔ میں آپ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا ''مجھے اپنے رب کے ہاں دس اعزاز حاصل ہیں''۔

(۱) میں نے چوتھے نمبر پر اسلام قبول کیا۔

(۲) میں نے جنگ تبوک کی تیاری میں بھرپور مدد کی۔

(۳) سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ اپنی بیٹی رُقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا جب وہ فوت ہوگئیں تو پھر دوسری بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا۔ (ابن حجر مکی کہتے ہیں کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ہی پوری کائنات میں شرف ملا کہ ایک ہی نبی کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے ان کے عقد میں آئیں)

(۴) میں نے فحش کلامی نہیں کی۔

(۵) میں نے خواہش پرستی میں وقت نہیں گزارا۔

(۶) میں نے جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اپنا دایاں ہاتھ اپنی شرمگاہ پے نہیں لگایا۔ میں نے قبول اسلام کے بعد ہر جمعہ کو بشرطیکہ میرے پاس اتنا مال ہو غلام آزاد کیا ہے۔ میں نے آج جتنے غلام آزاد کئے ہیں ان کی تعداد تقریباً دو ہزار اور چار سو ہے۔

(۸) میں نے جاہلیت اور نہ ہی اسلام میں زنا کیا۔

(۹) میں نے جاہلیت اور نہ ہی اسلام میں چوری کی۔

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

(۱۰) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں ہی قرآن مجید جمع کرلیا تھا۔
(الصواعق المحرقہ ص ۱۱۱، تاریخ الخلفاء ص ۱۶۱)

شہادت:

تاریخ اسلام کا نہایت ہی اندوہناک واقعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ ہے۔ باغیوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کرلیا، کئی دنوں تک پانی بند رکھا، بزرگ صحابہ حج پر گئے ہوئے تھے۔ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما دروازے پر پہرہ دیتے رہے۔ باغی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوئے۔ بدبخت کنانہ بن بشیر نے آپ کو شہید کردیا۔
انا للہ وانا الیہ راجعون ○ (تاریخ ابن جریر الطبری جز ثالث ص ۴۲۴)
آپ کی عمر ۸۲ سال اور مدت خلافت ۱۲ سال تھی۔ (الاکمال فی اسماء الرجال)
آپ کی شہادت ۳۵ ہجری ۱۲ ذوالحجہ بروز جمعہ بعد از عصر ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۵۶)
قرآن مجید کی متعدد آیات اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث آپ کے حق میں وارد ہوئیں۔



Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حضرت علی رضی اللہ عنہ

فاتح خیبر خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اپنی زندگی ہی میں جنت کی خوشخبری سے نوازے گئے۔

نام ونسب:

علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی القرشی۔ آپ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں۔ آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب تھی۔ (اسد الغابہ ج ۴، ص ۱۶)

ولادت:

آپ کی ولادت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے دس سال قبل ہوئی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ آپ کی پرورش ہوئی اور ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ (الاصابہ ص ۵۰۷، ج ۲)

قبول اسلام:

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کے ایک دن بعد آپ نے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکٹھا نماز پڑھتے دیکھا تو آپ نے پوچھا یہ کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا یہ وہ دین ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے اور اس کے ساتھ اپنے رسولوں کو مبعوث کیا ہے۔ اے علی میں تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں۔ لات وعزیٰ سے کفر کرنے کو کہتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ایک نئی بات ہے مجھے ابوطالب سے مشورہ کر لینے دو۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا اور فرمایا "اے علی! اگر تم اسلام قبول نہیں

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

کرنا چاہتے تو خاموش رہو آگے کسی سے بات نہ کرو۔ آپ نے ایک رات ایسے ہی گزاری صبح کو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اسلام قبول کرلیا۔ (اسد الغابہ ج ۴، ص ۱۶)

اس طرح بچوں میں سے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ قبول اسلام کے وقت آپ کی عمر کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ آٹھ سال، دس سال، ۱۵ سال اور ۱۶ سال کی روایات ملتی ہیں۔ (الاکمال فی اسماء الرجال) سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نکاح اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کر دیا۔

ہجرت:

ہجرت کی رات جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ شرف ملا کہ آپ سفر ہجرت میں آنحضرت ﷺ کے رفیق تھے، وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ کو آنحضرت ﷺ ہجرت کی رات اپنے بستر پر سلا گئے اور فرمایا ''جو میرے پاس قریش مکہ کی امانتیں ہیں وہ واپس کر کے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کر آنا۔ (اسد الغابہ ج ۴، ص ۱۹)

چنانچہ آپ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق عمل کیا۔ جب مدینہ شریف میں مواخات کا قیام عمل میں آیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کا بھائی نہ بنایا گیا۔ آپ روتے ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا آپ نے دوسروں کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا ہے اور مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا''۔ اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے علی! تم میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہو''۔ (ترمذی ج ۲، ص ۲۱۴، مشکوٰۃ ص ۵۶۰، اسد الغابہ ج ۴، ص ۱۶)

غزوات میں شرکت:

آپ جرأت و استقامت کا کوہ ہمالیہ تھے۔ آپ کی شجاعت دیکھ کر عالم کفر کے بڑے بڑے جوانوں کے قدم ڈگمگانے لگے۔ آپ نے جنگ بدر، جنگ اُحد، جنگ خندق، بیعت

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

رضوان اور دیگر تمام مشاہد میں جنگ تبوک کے علاوہ شرکت کی۔(اسد الغابہ ج ۴، ص ۱۶)

جنگ تبوک کے موقع پر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو مدینہ شریف میں پیچھے نگران بنا کر چھوڑ گئے اور فرمایا ''انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے حضرت ہارون علیہ السلام تھے''۔(مشکوٰۃ ص ۵۶۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے تو قوم میں ہارون علیہ السلام کو خلیفہ بنا کر چھوڑ جاتے۔

فتح خیبر:

آپ کی جرأت کا ایک شاہکار فتح خیبر ہے۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ خیبر فتح کرے گا۔وہ آدمی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں۔لوگ ساری رات سوچتے رہے کہ جھنڈا کس کو دیا جاتا ہے ہر ایک کی خواہش یہ تھی کہ جھنڈا مجھے دیا جائے۔ صبح ہوئی لوگ اکٹھے ہوئے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا لوگوں نے جواب دیا ان کی آنکھیں خراب ہیں۔سید عالم ﷺ نے انہیں بلا بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور دُعا کی اُن کی آنکھیں بالکل درست ہو گئیں۔آپ نے جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا۔(بخاری ج ۱، ص ۵۶۵، مسلم ج ۲، ص ۲۷۸، ترمذی ج ۲، ص ۲۱۳، الاصابہ ج ۲، ص ۵۰۹) جلد ہی خیبر فتح ہو گیا۔

وفد نجران:

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نجران والوں کیساتھ مباہلہ کا حکم آیا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم تھے۔

(تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۳۷۹، روح المعانی ج ۲، ص ۱۸۸، الاصابہ ج ۲، ص ۵۰۹)

آپ ﷺ نے انہیں ایک چادر میں لے کر فرمایا "اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے رجس کو دور کر دے"۔ (اسد الغابہ ج ۴، ص ۲۹۔۳۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت کو نہایت اہم قرار دیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ حضرت علی سے صرف مومن ہی محبت کرتا ہے اور منافق ہی ان سے بغض رکھتا ہے۔ (ترمذی ج ۲، ص ۲۱۳)

خلافت:

آپ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ ابو محمد اسماعیل بن علی کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ۳۵ ہجری کو ذوالحجہ میں مسجد نبوی میں آپ کو خلیفہ بنایا گیا اور آپ کے دور حکومت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کے مسئلے پر اسلامی تاریخ کی نہایت افسوس ناک جنگیں لڑی گئیں۔

شہادت:

عبدالرحمٰن بن ملجم نے چالیس ہجری ۱۷ رمضان المبارک جمعہ کے دن صبح کے وقت آپ پر حملہ کیا اور آپ کو شہید کیا۔ بعض روایات میں ۱۹ رمضان المبارک کو حملہ ہوا اور تین دن بعد آپ شہید ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ آپ کے صاحبزادگان امام حسن، امام حسین رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی خلافت کی کل مدت چار سال ۹ مہینے اور کچھ دن ہے۔ بہت آیات اور احادیث آپ کی فضیلت کی مظہر ہیں اور سینکڑوں حدیثیں آپ سے مروی ہیں۔

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

جانثار رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ مبشرہ میں لیا۔

نام ونسب:

طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن اسد بن تمیم بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ القرشی ۔التیمی ۔آپ کی والدہ صعبہ بنت عبد اللہ بن مالک تھیں ۔آپ کی کنیت ابو محمد تھی ۔(اسد الغابہ ج ۳،ص ۵۹)

قبول اسلام:

آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر مسلمان ہوئے ۔آپ کا شمار بھی سابقون اولون میں ہوتا ہے ۔ جب آپ نے اسلام قبول کیا تو نوفل بن خویلد نے آپ کو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک ہی رسی میں باندھ دیا۔اس لئے ہی حضرت طلحہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کو قرینان کہا جاتا ہے ۔بعض کہتے ہیں کہ ''حضرت طلحہ کے بھائی عثمان بن عبید اللہ نے آپ دونوں کو نماز سے اور دین اسلام سے روکنے کیلئے باندھ دیا تھا''۔(اسد الغابہ) آپ کا شمار بیک وقت عشرہ مبشرہ اور اسلام لانے میں جن حضرات نے سبقت کی ان میں ہوتا ہے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اصحاب ستہ اہل شوری میں آپ کو بھی نامزد کیا جن سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تاوصال راضی رہے۔(الاصابہ ج ۲،ص ۲۳۹)

مواخات:

قبل از ہجرت مکہ شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ اور حضرت

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

زبیر رضی اللہ عنہما میں مواخات قائم کی۔ ہجرت کے بعد آپ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کردی۔ (اسد الغابہ)

غزوات میں شرکت:

آپ نے بدر کے علاوہ تمام جنگوں میں شرکت کی۔ (الاکمال فی اسماء الرجال)

جنگ بدر میں اس لئے شریک نہ ہو سکے کہ سرور کائنات ﷺ نے آپ کو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام کی طرف ابوسفیان کے ساتھ آنے والے قریش کے تجارتی قافلے کی خبر لینے کیلئے بھیجا تھا۔ آپ ابھی واپس نہ لوٹے تھے کہ جنگ بدر لڑی گئی۔

جنگ اُحد اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی جانثاری:

جنگ اُحد کہ جب اسلامی فوج میں بھگدڑ مچ گئی تھی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اُس وقت بھی اپنے محبوب کے ساتھ رہے۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں **رایت یدطلحة شلاء و قی بها النبی صلی الله علیه وسلم یوم احد**۔ ترجمہ "میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ زخموں کی وجہ سے شل دیکھا آپ نے اس ہاتھ سے یوم احد کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی"۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۲۷، بخاری ج ۲ ص ۵۸۱)

کرمانی کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے رہے اور اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈھال بنا کے رکھا۔ یہاں تک کہ آپ کو اسّی سے زائد زخم آئے۔ ہاتھ سے بھی ضرب کو روکا تو شل ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کیلئے جنت واجب ہو گئی"۔

(حاشیہ سہارنپوری بخاری ص ۵۲۷)

ابن الاثیر کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پر یوم احد کو سخت آزمائش تھی۔ آپ

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

اپنے جسم پر تیر کھاتے رہے مگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی۔ ہاتھ سے تیروں کو روکا ہاتھ شل ہو گیا۔ سر زخمی ہو گیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیٹھ پر اٹھایا اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔ (اسد الغابہ ج ۳، ص ۵۹)

حضرت موسیٰ بن طلحہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: **سمانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد طلحة الخیر و یوم العسرة طلحة الفیاض و یوم حنین طلحة الجود۔** ''سید عالم ﷺ نے مجھے یوم احد کو طلحۃ الخیر، جنگ تبوک کے دن طلحۃ الفیاض اور جنگ حنین کے دن طلحۃ الجود کا نام دیا تھا''۔ (اسد الغابہ ج ۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنگ احد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے **ذلک یوم کله لطلحة۔** ''یوم احد تو مکمل طلحہ کا دن ہے''

نوٹ: ابن سعد نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے محمد سے خود بیان کیا کہ میں بصرہ کے بازار میں تجارت کیلئے گیا ہوا تھا ایک راہب جو گرجے میں رہتا تھا اس نے لوگوں سے پوچھا کہ کوئی اہل حرم سے یہاں آیا ہے۔ میں نے کہا ''میں اہل حرم سے ہوں'' اس نے کہا ''وہاں کسی کا ظہور ہوا ہے''۔ میں نے کہا ''کس کا؟'' اس نے کہا ''عبداللہ بن عبدالمطلب کے بیٹے کا''۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں نبی آخر الزمان اعلان نبوت کریں گے۔ بس جلدی مکہ شریف پہنچا لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کیا ہے اور ابو قحافہ کے بیٹے (صدیق) نے ان کی تائید کی ہے۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر سید عالم ﷺ کے پاس گیا اور اسلام قبول کر لیا۔ (الاصابہ ج ۲، ص ۲۲۹)

ایک عجیب اتفاق:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے چار ازواج سے نکاح کیا۔ چاروں ہی سید عالم حضرت

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سالیاں تھیں ۔ان میں حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں ۔حضرت حمنہ بنت جحش جو کہ حضرت زینب بن جحش کی بہن تھیں ۔حضرت رُقیہ بنت اُمیہ جو کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں اور بارعہ بنت ابی سفیان جو کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں ۔(الاصابہ ج ۲،ص ۲۳۰)

آپ کثیر الشعر تھے آپ کے بال نہ زیادہ گنگھریالے اور نہ ہی زیادہ سیدھے تھے۔

(الاکمال فی اسماء الرجال)

وفات:

۳۶ ہجری میں جنگ جمل میں آپ مروان بن حکم کا تیر لگنے کی وجہ سے ۶۳ سال کی عمر میں جمعرات کے دن وفات پا گئے۔آپ کو بصرہ میں دفن کیا گیا۔آپ سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں۔محدثین کی ایک جماعت آپ کی شاگرد ہے۔(الاکمال فی اسماء الرجال)

==========

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

عظیم مجاہد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔

نام ونسب:

زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی الاسدی۔ آپ کی والدہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی لگتی تھیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد اور حضرت خدیجہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھانجے لگتے تھے۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ (اسد الغابہ ج ۲، ص ۱۹۶)

قبول اسلام:

آپ سابقون اولون میں سے ہیں آپ کے قبول اسلام کے وقت آپ کی عمر کے بارے میں ۸۔۱۲۔۱۵ اور ۱۶ سال کی روایات ملتی ہیں۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد جلد ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔ آپ چوتھے یا پانچویں مسلمان ہیں۔ (اسد الغابہ ج ۲)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا چچا آپ کو چٹائی میں لٹکا کر دھواں دیتا تھا تاکہ آپ اسلام چھوڑ دیں مگر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایمان کی حلاوت کو پالیا تھا۔ اس لئے تکلیفیں برداشت کرتے رہے مگر کفر کی طرف نہ پلٹے۔ (الاصابہ ج ۱، ص ۵۴۵)

ہجرت ومواخات:

آپ کو بھی دو ہجرتوں کا شرف نصیب ہوا۔ آپ نے مکہ شریف سے حبشہ کی طرف اور پھر حبشہ سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی۔ جب آپ مکہ شریف میں تھے تو اس وقت

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو آپس میں بھائی بنایا اور جب آپ ہجرت کر کے مدینہ تشریف پہنچے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ اور حضرت سلمہ بن سلام انصاری کے درمیان مواخات قائم کی۔ (اسد الغابہ ج ۱، ص ۱۹۷)

غزوات میں شرکت:

آپ نے جنگ بدر، جنگ اُحد، جنگ خندق، فتح مکہ، جنگ حنین اور دیگر تمام مشاہد میں شرکت کی۔ آپ نے ہی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تلوار سونتی۔

(آمانی الاحبار شرح معانی الاثار ج ۱، ص ۲۷۴)

اس لئے کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کا دور تھا تو یہ خبر پھیل گئی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے پکڑ لیا ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جونہی یہ خبر سنی تو تلوار لے کر اعلیٰ مکہ کی طرف دوڑے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا ''زبیر تم کیسے آئے؟'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے تمام قصہ بیان کیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے خوش ہوئے۔ آپ کیلئے اور آپ کی تلوار کیلئے دُعا کی۔

(اسد الغابہ ج ۲، ص ۱۹۷)

جنگ بدر میں کفار کی چیر پھاڑ کرنے کی بناء پر آپ کی برچھی کو تاریخی حیثیت حاصل ہوئی۔ حضرت عروہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''یوم بدر کو میرا آمنا سامنا اسلحہ سے لیس عبیدہ بن ماص کافر سے ہوا۔ میں نے اس کی آنکھ میں برچھی ماری۔ ہشام کہتے ہیں کہ آپ نے کہا میں نے اس کے جسم پر قدم رکھ کر دونوں ہاتھوں سے برچھی کھینچی، بڑی مشکل سے جب برچھی باہر نکلی تو اس کے دونوں کنارے پھر (کند ہو) چکے تھے۔ یہ تاریخی برچھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کو برچھی دے دی۔ اسی طرح یہ برچھی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے پاس نوبت بنوبت رہی۔ پھر اولاد علی رضی اللہ عنہم سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے لی۔ جس وقت ۷۳ ہجری میں آپ حجاج کے مقابلہ میں شہید کئے گئے اس وقت یہ برچھی آپ کے پاس ہی تھی۔ (بخاری ج ۲، ص ۵۷۰)

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ "حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کندھے پر تین ضربیں آئیں تھیں وہ گہری تھیں۔ میں ان میں اپنی انگلیاں ڈالا کرتا تھا۔ دو ضربیں جنگ بدر کے دن اور ایک جنگ یرموک کے دن آئی تھی۔ (بخاری ج ۲، ص ۵۶۶، الاصابہ ج ۱، ص ۵۴۵)

جنگ اُحد کے دن آپ نے زرد عمامہ کے ساتھ اعتجار (ڈھاٹا کہ سر اور منہ کو آنکھوں کے علاوہ چھپالے) کیا ہوا تھا کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں فرشتے بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی ہیئت میں نازل ہو رہے تھے۔ (اسد الغابہ ج ۲، ص ۱۹۷، الاصابہ ج ۱، ص ۵۴۵)

جنگ اُحد میں بھی آپ کی شجاعت کی داستانیں قابل فخر ہیں۔ آپ ان وفا شعاروں میں سے تھے جو جنگ اُحد کے دن بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان میں ثابت قدم رہے۔ (الاکمال فی اسماء الرجال ص ۵۴۵)

جنگ قریظہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمیں قوم کی خبر کون لا کے دے گا" جب آپ واپس آئے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کیلئے فداک ابی و امی کے الفاظ ارشاد فرمائے۔ (بخاری ج ۱، ص ۵۲۷، اسد الغابہ ج ۲، ص ۱۹۷)

جنگ خندق کے روز بھی آپ کا کردار ممتاز تھا۔ عن ابن المنکدر قال سمعت و جابر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یاتینا بخبر القوم فقال الزبیر انا ثم قام من یاتینا بخبر القوم فقال الزبیر انا قال ان لکل نبی حواریا و ان حواری الزبیر۔

خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا کہ "قوم کی خبر کون لا کے دے گا" تینوں بار حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا "میں لاؤں گا" اس پر سید عالم صلی

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

(بخاری ج ۲ ص ۱۹۰)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر نبی کا ایک نہایت مخلص خاص ہوتا ہے میرے لئے وہ زبیر ہے''۔

(فتح مکہ کے دن مصطفوی پرچم آپ کے ہاتھ میں ہی تھا) (بخاری ج ۲، ص ۶۱۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں جب شام میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان جنگ یرموک لڑی جارہی تھی، جس میں رومیوں کی سات لاکھ فوج تھی۔ حضرت عروہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ یرموک کے دن تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ''تم آگے ہو کر حملہ کرو ہم تمہارے ساتھ ہوں گے'' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر حملہ کیا آپ کا مونڈھا شدید زخمی ہو گیا۔ (بخاری ج ۱، ص ۵۲۷)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ان اصحاب ستہ اہل شوریٰ میں سے تھے، جن کے بارے میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رُخصت ہونے تک ان سے راضی تھے۔ (الاصابہ ج ۱، ص ۵۴۵)

وصال:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو علیحدہ کر کے آپ سے ایک بات کہی۔ جس کی بناء پر آپ جنگ سے واپس لوٹے۔ (الاصابہ ج ۱، ص ۵۴۶)

لیکن وادی سباع میں آپ شدید قاتلانہ حملہ کے نتیجے میں فوت ہو گئے۔ آپ کی عمر اس وقت ۶۷ سال تھی۔ آپ ۱۰ جمادی الآخر یوم جمل ۳۶ ہجری کو فوت ہوئے، آپ کا مزار وادی سباع علاقہ بصرہ میں ہے۔ (ارشاد الساری شرح بخاری ج ۶، ص ۱۲۳، الاصابہ ج ۱، ص ۵۴۶، اسد الغابہ ج ۲، ص ۱۶۶)

انا للہ وانا الیہ راجعون

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

محور بصیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی دنیاوی زندگی میں ہی جنتی قرار دے دیئے گئے۔

نام ونسب:

عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدعوف بن عبدالحارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ القرشی الزہری۔عہد جاہلیت میں آپ کا نام عبدعمرو تھا۔بعض روایات میں عبدالکعبہ بھی آیا ہے۔سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔آپ کی کنیت ابومحمد تھی۔آپ کی والدہ کا نام شفاء بنت عوف بن عبد بن حارث بن زہرۃ تھا۔(اسدالغابہ ج ۳،ص ۳۱۲)

ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی والدہ کا نام صفیہ بتایا ہے اور کہا ہے بعض روایات میں صفا اور بعض میں شفاء بھی ہے۔(الاصابہ ج ۲،ص ۴۱۶)

ولادت:

آپ کی ولادت عام الفیل کے دس سال بعد ہوئی۔

(الاصابہ ج ۲،ص ۴۱۱،اسدالغابہ ج ۳،ص ۳۱۲)

خدوخال کے لحاظ سے آپ لمبے قد کے باریک جلد والے سرخی مائل سفید رنگ والے اور موٹی ہتھیلیوں والے تھے۔(الاکمال ص ۶۰۳)

قبول اسلام:

آپ کا شمار ان مقدس شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے بعد جلد ہی اسلام قبول کرلیا۔ابھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم میں

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

داخل نہیں ہوئے تھے کہ آپ نے اسلام قبول کرلیا۔ آپ ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے قبول اسلام میں جلدی کی اور ان پانچ حضرات میں سے ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ (اسد الغابہ ج ۳، ص ۳۱۲)

قبول اسلام کے بعد آپ نے اسلام کی ترویج واشاعت کیلئے کمر ہمت باندھ لی۔

ہجرت وحبشہ ومدینہ:

آپ کو بھی دو ہجرتوں کا شرف حاصل ہوا، پہلے مکہ شریف سے حبشہ کی طرف اور پھر حبشہ سے مدینہ شریف کی طرف، جب آپ مدینہ شریف پہنچے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ اور حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی۔ آپ کے انصاری بھائی نے آپ سے کہا کہ ''میں اپنا آدھا مال تجھے دیتا ہوں اور میری دو بیویوں میں سے جسے پسند کرتے ہو اسے تمہارے لئے چھوڑتا ہوں۔ اس کی عدت گزرنے کے بعد اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال میں برکت کرے، مجھے ضرورت نہیں ہے آپ مجھے مدینہ شریف کے بازار کا پتہ دیں جہاں میں تجارت کروں''۔ (اسد الغابہ ج ۳، بخاری ج ۲)

غزوات میں شرکت:

آپ نے جنگ اُحد، جنگ بدر، جنگ خندق اور دیگر تمام مشاہد میں شرکت کی۔

(الاصابہ ج ۲، ص ۴۱۶، اسد الغابہ ج ۳، ص ۳۱۳)

جنگ اُحد کے دن آپ کا شمار ان جانثاروں میں ہوا جو سخت مشکل کے وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ (الاکمال ص ۶۰۳) کہا جاتا ہے کہ آپ کو اس دن اکیس زخم آئے۔ پاؤں میں زخم آنے کی وجہ سے اعرج ہو گئے۔ (الاصابہ ج ۲)

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

غزوہ دومۃ الجندل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے آپ کے سر پر عمامہ باندھا، آپ کو اس مہم میں شاندار فتح نصیب ہوئی۔ (اسد الغابہ ج ۳، ص ۳۱۴)

ایک عظیم شرف:

جمیع اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ ایک شرف صرف حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ہی ملا کہ حالت سفر میں سرور کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بروایت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(نسائی شریف ص ۳۰، اسد الغابہ ج ۳، ص ۳۱۶)

انفاق فی سبیل اللہ:

معمر زہری سے روایت کرتے ہیں کہ "حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پہلے ایک بار اپنے کل مال کا نصف حصہ چار ہزار دینار اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیئے۔ اس کے بعد دو مرتبہ چالیس چالیس ہزار اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کئے، پھر پانچ سو گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کیلئے دے دیئے"۔ (اسد الغابہ ج ۲، ص ۳۱۶)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں بطریق زہری نقل کیا ہے کہ آپ نے وصال کے وقت ۴ ہزار دینار صدقہ کرنے کی وصیت کی تھی۔ حضرت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے لئے ایک باغ کی وصیت کی تھی جو چالیس ہزار دینار کے عوض فروخت کیا گیا۔ (ترمذی ج [illegible] ص ۳۱۶)

احتساب نفس:

آپ کا پیشہ تجارت تھا، جس سے آپ کو بڑا منافع ہوا، لیکن دولت کی فراوانی غفلت وعیش کا سبب نہ بن سکی بلکہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حقوق مال ادا کئے۔ ماضی کے واقعات سامنے رکھ کر احتساب نفس کیا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ "وقت افطار روزہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا رکھا گیا تو آپ نے فرمایا مصعب بن عمیر شہید کئے گئے حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے ان کو ایک چادر میں کفن دیا گیا اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے قدم ننگے ہو جاتے اور اگر ان کے قدم ڈھانپے جاتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا"۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی کہا اور حضرت حمزہ شہید کئے گئے حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لئے دنیا پھیلا دی گئی اور بہت سا مال ہمیں عطا کیا گیا، ہمیں ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہماری نیکیاں ہم سے ضبط کر لی جائیں (یعنی دنیاوی نعمتوں کی صورت میں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی پورا نہ ہو جائے) پھر آپ نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔

(بخاری ج ۲، ص ۵۷۹، اسد الغابہ ج ۳، ص ۳۱۶)

کلمات ثناء:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عبدالرحمن بن عوف امین فی السماء و امین فی الارض

"عبدالرحمٰن بن عوف آسمان میں بھی امین ہیں اور زمین میں بھی امین ہیں"

نیز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "جو میرے وصال کے بعد میری ازواج کی حفاظت کرے گا وہ صادق ہو گا تو وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہی تھے جو ازواج مطہرات کے ساتھ سفر میں جاتے ان کے ساتھ حج کیلئے جاتے اور دیگر مشکل مواقع میں ان کی خدمت کیلئے حاضر رہتے۔ (الاصابہ ج ۲، ص ۴۱۸)

فراست:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری ایام میں چھ آدمیوں کو خلافت کی

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

شوریٰ کے طور پر نامزد کیا کہ انہیں میں سے انہیں کے مشورہ کے ساتھ میرے بعد خلیفہ بنالیا جائے۔ اب ان میں ایک آدمی کا بطور خلیفہ انتخاب نہایت اہم اور نازک امر تھا۔ اس موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی فراست نے واضح اور سنہری کردار ادا کیا۔ آپ نے باقی اصحاب شوریٰ کو مخاطب کر کے کہا کہ ''تین آدمیوں کو اپنا امر سونپ دو کہ چھ میں سے رائے دینے کا اختیار تین کے پاس آجائے''۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اختیار دے دیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''میں اپنی رائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کرتا ہوں''۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''میری طرف سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اختیار ہے۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے ایک سوال کیا جس کے جواب میں دونوں نے آپ کو اختیار دیا کہ آپ جسے چاہیں خلیفہ نامزد کریں۔ آپ نے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ ''آپ کو اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب اور قدم فی الاسلام دیا ہے۔ آپ اس بات پر میرے ساتھ عہد کریں کہ اگر میں آپ کو امیر بنادوں تو آپ عدل کریں گے اور اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤں تو آپ ان کی اطاعت کرو گے۔ پھر ایسے ہی کلمات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہے جب دونوں سے میثاق لے لیا تو پھر آپ نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہاتھ بلند کیجئے۔ آپ نے سب سے پہلے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی اور پھر دوسرے لوگوں نے کی۔ (ملخصا۔ بخاری ج ۱ ص ۵۲۴)

وصال:

۷۲ سال کی عمر میں ۳۲ یا ۳۳ ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کے جنازہ کو اُٹھانے والوں میں حضرت سعد بن ابی وقاص بھی تھے۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(الاکمال، الاصابہ ج ۲)

انا للہ وانا الیہ راجعون ○

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

عظیم جرنیل حضرت سعد بن ابی وقاص کو بھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جنت کی بشارت ملی۔

نام ونسب:

سعد بن مالک (ابی وقاص) بن اہیب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب القرشی الزہری۔ (الاصابہ ج ۲، اسد الغابہ)

آپ کی کنیت ابو اسحاق تھی۔ آپ کی والدہ کا نام ابن الاثیر نے حمنہ بنت سفیان بن امیہ نقل کیا ہے۔ (اسد الغابہ ج ۲، الاصابہ ج ۲) جبکہ ابن حجر عسقلانی نے الاصابہ میں حمزہ بنت سفیان بن امیہ اور فتح الباری میں حمنہ بنت سفیان ہی نقل کیا ہے۔ (فتح الباری ج ۷، ص ۸۴) شاید الاصابہ میں کاتب کی غلطی ہو۔

قبول اسلام:

آپ بھی سابقون اولون میں سے تھے۔ سترہ سال کی عمر میں آپ نے اسلام قبول کر لیا۔ بعض روایات کے مطابق آپ نے تیسرے، بعض کے مطابق چوتھے اور بعض کے مطابق چھٹے نمبر پر اسلام قبول کیا۔ (الاکمال ص ۵۹۶) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب اسلام سعد اور باب مناقب سعد رضی اللہ عنہ میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا:

ما اسلم احد الافی الیوم الذی اسلمت فیه ولقد مکثت سبعة ایام و انی لثلث الاسلام. ”جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس دن تک کسی اور نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ میں نے اعلان نبوت کے بعد صرف سات دن توقف کیا اور میں نے تیسرے نمبر

www.SirateMustaqeem.net

پر اسلام قبول کیا''۔(بخاری ج ۲،ص ۵۴۴، بخاری ج ۲،ص ۵۲۶)

آپ کی رائے کے مطابق جن دونفوس نے آپ سے قبل اسلام قبول کیا انہوں نے بھی آپ کے اسلام قبول کرنے کے دن ہی اسلام قبول کیا۔ابن حجر عسقلانی نے مختلف روایات میں تطبیق دیتے ہوئے کہا ہے کہ آپ کا یہ قول آپ کی اطلاع اور علم پر محمول ہے۔آپ کے علم کے مطابق آٹھویں دن ہی دونفوس نے آپ سے قبل اسلام قبول کیا۔نفس الامر میں اس سے کئی روز پہلے متعدد نفوس اسلام قبول کر چکے تھے۔یا انی لثلث الاسلام میں آپ کا قول ذکور بالغین پر محمول ہے۔یعنی مذکر بالغوں کے لحاظ سے ہے۔(فتح الباری ج ۷،ص ۸۴۔۱۷۰)

ہجرت:

آپ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی۔

(امانی الاحبار شرح معانی الاثار ج ۱،ص ۳۶۷)

باعث افتخار:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ آئے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''ھذا خالی فلیرنی امرء خالہ (ترجمہ) یہ میرے خالو ہیں۔میرے خالو جیسا کوئی اپنا خالو پیش تو کرے''۔(ترمذی ج ۲،ص ۲۱۶)

غزوات میں شرکت:

آپ بڑے بے باک اور نڈر صحابی تھے۔حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں وہ پہلا عرب ہوں جس نے خدا تعالیٰ کے راستے میں تیر اندازی کی ہے۔ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے حالانکہ درختوں کے پتوں کے علاوہ ہمارے پاس کھانے کیلئے کچھ نہیں ہوتا تھا۔(بخاری ج ۱،ص ۵۲۸)

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں نقل کیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اس سریہ میں شریک تھے جو سب سے پہلا اسلامی معرکہ تھا جو یکم ہجری کو مشرکین کے مقابلے میں تھا۔ (فتح الباری ج ۷، ص ۸۴)

ایسے ہی ابتداء اسلام میں مکہ شریف کی ایک وادی میں ایک مشرک نے دین اسلام پر اعتراض کیا تو آپ نے اونٹ کا جبڑا لے کر اس کو لہولہان کر دیا۔ یہ وہ پہلا خون تھا جو اسلام کے دشمن کا اسلامی سپاہی نے بہایا ہو۔ (الاصابہ ج ۲، ص ۳۲)

آپ نے جنگ بدر، خندق، احد اور دیگر تمام مشاہد میں مردانہ وار جہاد کیا۔

(ارشاد الساری ج ۶، ص ۱۲۴)

آپ کا نام باب شجاعت میں سنہری حروف سے لکھا گیا۔ آپ قریش کے ان گھوڑ سواروں میں تھے جو غزوات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیا کرتے تھے۔

(مسلم ج ۲، ص ۲۸۱)

آپ بہترین تیر انداز تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن آپ کی تیر اندازی کیلئے دعا کی تھی۔ اللھم اشد رمیۃ (مشکوٰۃ ص ۵۶۶)

اور ایک روایت میں ہے اللھم سدد سھمہ (الاستعاب فی معرفۃ الاصحاب)

اے اللہ سعد کا نشانہ سخت درست کر دے۔ نیز اسی روز آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بہترین تیری اندازی پر آپ کو داد دیتے ہوئے یہ کلمات ارشاد فرمائے تھے۔ فداک ابی و امی ارم (ترمذی ج ۲، ص ۲۱۶، مسلم ج ۲، ص ۲۸۰)

اے سعد تجھ پہ میرے ماں باپ قربان ہو جائیں۔ تیر مارو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی اور کیلئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ جمع نہیں کئے۔ ہو سکتا ہے اس وقت تک یہ آپ ہی کا خاصہ ہو۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی سرکار نے یہ

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

الفاظ جمع کئے ہیں جن کا ذکر پیچھے باحوالہ کیا گیا ہے۔

عہد فاروقی اور حضرت سعد کا کردار:

دور فاروقی میں بھی آپ مسلسل جہاد میں شریک رہے۔ قادسیہ کی عظیم جنگ محرم ۱۴ ہجری میں لڑی گئی جس میں ایرانی سلطنت کی دھجیاں فضاء میں بکھر گئیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہی سپہ سالار بنایا تھا۔ قادسیہ اور جلولا دونوں مقامات میں فتح سے ہمکنار ہوئے۔ مدائن کسریٰ کے فاتح آپ ہی کہلاتے ہیں۔ جنگ قادسیہ کا تیسرا دن فیصلہ کن ثابت ہوا۔ ایرانی ہزاروں لاشیں میدان میں چھوڑ کر فرار ہوئے، دجلہ کے پار ایران کا پایۂ تخت مدائن تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ادھر بڑھے۔ ایرانیوں نے پل توڑ دیا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اپنا گھوڑا دریا کی طغیانیوں میں داخل کر دیا۔ پورا لشکر بھی پیچھے تھا۔ تمام بخیریت پار ہو گئے۔ مدائن فتح ہو گیا اور اہل شہر نے جزیہ دینا قبول کر لیا۔

(تاریخ طبری جزدوم ص ۵۳۱)

اسی واقعہ کی طرف شاید شاعر مشرق کا اشارہ ہے:

؎ دشت تو دشت رہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

اسلام پر ثابت قدمی:

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد نے اسلام قبول کر لیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ نے حلف اُٹھایا کہ میں اس وقت تک سعد سے کلام نہ کروں گی جب تک وہ دین اسلام کو چھوڑ نہ دے اور نہ ہی وہ کچھ کھائے پیئے گی۔ والدہ نے کہا کہ ''اللہ نے تجھے والدین کی بات ماننے کا حکم دیا ہے۔ میں

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

تیری ماں ہوں اور تجھے یہ دین (اسلام) چھوڑنے کا حکم دے رہی ہوں"۔اس نے تین دن ہر چیز سے بائیکاٹ رکھا یہاں تک کہ بے ہوش ہوگئی۔اس کے بیٹے عمارہ نے اس کے منہ میں پانی ڈالا۔اسے ہوش آیا تو سعد کو بددعا دینے لگی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ آیات نازل کی: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ الخ (پارہ ۲۰ العنکبوت ۸) خلاصہ یہ ہے کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو لیکن اگر شرک کا حکم دیں تو نہ مانو۔(مسلم ثانی ص ۲۸۱)

ابن الاثیر نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے لیکن اضافہ یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف سے والدہ کو دیئے گئے جواب کا بھی ذکر کیا ہے۔آپ نے والدہ سے کہا: **لو كانت لک الف نفس فخرجت نفسا نفسا ما تركت ديني هذا لشي** ۔ترجمہ: اگر تیری ہزار جانیں ہوں اور تیرے کھانے پینے کے بائیکاٹ کی وجہ سے ایک ایک جان نکلتی رہے میں پھر بھی تیری کسی ایک جان کیلئے بھی دین اسلام نہیں چھوڑوں گا۔(اسد الغابہ ج ۲،ص)

امانت:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو کوفے کا گورنر بنایا لیکن کچھ مدت کے بعد کسی حکمت اعلیٰ کے پیش نظر آپ کو معزول کر دیا گیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب ستہ اہل شوریٰ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا نام بھی دیا اور یہ بھی کہا کہ حضور علیہ السلام تادم وصال ان سے راضی تھے۔چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پہلے ولایت کوفہ سے معزول کیا تھا اس لئے آپ نے وضاحت کی: **فان اصابت الامرة سعدا فهو ذاک والا فلستعن به ایکم ما امر فانی لم اعتزله من عجز ولا خیانة۔**

(بخاری ج ۱،ص ۵۲۴، اسد الغابہ ج ۲،ص ۴۹۱، امانی الاحبار ج ۱،ص ۲۶۷)

ترجمہ: اگر اہل شوریٰ کے مشورہ کے بعد امارت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ملے تو یہ ہی امیر ہوں

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

گے ورنہ جو بھی مشورے سے بن جائے حضرت سعد کی امانت میں کوئی خرابی نہیں ہے''۔اس لئے کہ میں ان کو امارت سے عجز یا خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا۔حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کو والی کوفہ بنایا۔

مستجاب الدعوات:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بارے میں یہ دعا کی تھی:

اَللّٰھُمَّ استَجِبْ سعد اِذَا دعاکُم (ترمذی ج ۲،ص ۲۱۶)

ترجمہ: اے اللہ سعد جب بھی تجھ سے دعا کرے قبول فرمالے۔

وصال:

آپ ۵۵ ہجری کو مدینہ شریف کے قریب عقیق یا عتیق مقام پر فوت ہوئے۔لوگ آپ کی چارپائی اُٹھا کر لائے۔مروان بن حکم والی مدینہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔آپ کی عمر اس وقت ۷۰ سال سے کچھ زائد تھی۔آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔عشرہ مبشرہ میں سب سے آخر میں آپ کا ہی وصال ہوا۔بہت سے صحابہ اور تابعین علم حدیث میں آپ کے شاگرد ہیں۔

(الاکمال فی اسماء الرجال ص ۵۹۶،امانی الاحبار ج ۱،ص ۲۶۷)

==========

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

مقبول بارگاہ خدا تعالیٰ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو بھی جیتے جی جنت کی خوشخبری سنائی گئی۔

نام ونسب:

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ القرشی العدوی۔ آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی تھے۔ آپ کے والد حضرت زید بن عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے قبل ہی دین حنیف دین ابراہیم علیہ السلام کے طالب تھے۔ بتوں کے نام پر ذبح نہیں کرتے تھے اور نہ ہی مردار اور دم کھاتے تھے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے انہیں اس دور میں کعبۃ اللہ کے ساتھ تکیہ لگائے بیٹھے دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے:

لا اکل ماذبح لغیر اللہ ما احد علی دین ابراھیم غیری۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ۲،ص۳) ''جو غیر اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کیا گیا میں وہ نہیں کھاتا میرے سوا اس وقت کوئی دین ابراہیمی پر نہیں''۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام فاطمۃ بنت بعجہ ملیح الخزاعیہ تھا۔ آپ کی کنیت ابوالاعور یا ابوثور تھی۔ پہلی زیادہ مشہور تھی۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن فاطمہ بنت خطاب کا نکاح حضرت سعید بن زید سے ہوا تھا اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی بہن عاتکہ بنت زید کا نکاح پہلے خاوند حضرت عبداللہ بن ابی بکر کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ (اسد الغابہ ج ۲،ص ۳۰۶)

قبول اسلام:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے بعد جلد ہی آپ نے اسلام قبول کر

کے ہمیشہ کی سعادت حاصل کر لی۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی دارارقم میں داخل نہیں ہوئے تھے کہ آپ نے اسلام قبول کرلیا۔ (الاصابہ ج ۲، ص ۴۶)

آپ سابقون اولون میں سے ہیں۔ آپ کا اسلام لانا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا سبب بنا کہ وہ ایک دن ننگی تلوار لے کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کے ارادہ سے گھر سے نکلے (معاذ اللہ) راستے میں حضرت سعید اور اپنی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کا طعنہ ملا تو آپ ان کے گھر میں آئے اور اسی گھر میں آپ کا دل اسلام کی طرف مائل ہوا۔

ابتداء اسلام میں تکالیف:

حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو مسجد کوفہ میں یہ کہتے ہوئے سنا: **واللّٰہ لقد رایتنی وان عمر لموثقی علی الاسلام قبل ان یسلم عمر** ۔ ترجمہ: اللہ کی قسم! میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں (ماضی کا وقت چشم تصور میں تھا) حال یہ تھا کہ حضرت عمر اسلام لانے سے قبل مجھے سخت جھڑکتے تھے''۔ (بخاری ج ۱، ص ۵۴۵)

موثقی کا یہ معنی حاشیہ سہارنپوری کے مطابق ہے۔ ابن حجر عسقلانی نے بھی اس معنی کی تائید کی ہے۔ (ارشاد الساری ص ۱۹۰)

انہوں نے کرمانی کے کئے گئے معنی کو رد کر دیا ہے کہ وہ مجھے اسلام پر پختہ کرتے تھے اس لئے کہ قبل ان یسلم کے الفاظ اس معنی کا انکار کرتے ہیں۔

ہجرت:

آپ نے مکہ شریف سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ اور حضرت ابی بن کعب انصاری کے درمیان مواخات قائم کی۔ (اسد الغابہ ج ۲)

غزوات میں شرکت:

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

آپ نے جنگ بدر کے علاوہ تمام مشاہد میں حصہ لیا۔ جنگ بدر سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو شام کے راستے کی طرف قریش کے تجارتی قافلے کے تجسس کی طرف بھیجا۔ آپ ادھر سے واپس نہیں پہنچے تھے کہ جنگ بدر لڑی جا چکی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بدری صحابہ والا حصہ دیا اور ماجور قرار دیا۔

(امانی الاحبار شرح معانی الآثار ج ۱، ص ۱۲۰)

آپ جنگ یرموک اور حصار دمشق میں بھی شریک تھے۔ (اسد الغابہ ج ۲، ص ۳۰۶)

مستجاب الدعوات:

رب کریم جل جلالہٗ نے آپ کی دُعا کو اجابت کے زیور سے آراستہ فرمایا تھا۔

حدثنا هشام بن عروة عن ابيه ان اروى بنت اويس او عت على سعيد بن زيد انه اخذ شيئاً من ارضها مخاصمة الى مروان بن الحكم فقال سعيد انا كنت اخذ من ارضها شيئاً بعد الذى سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقه الى سبع ارضين فقال له مروان لا اسئلك بينه بعد هذا فقال اللهم ان كانت كاذبة فعم بصرها و اقتلها فى ارضها قال فما ماتت حتى ذهبت بصرها و اقتلها فى ارضه اذ وقعت فى حضرة فماتت۔ (مسلم ج ۲، ص ۳۳، اسد الغابہ ج ۲، ص ۳۰۷، الاصابہ ج ۲، ص ۴۶)

خلاصہ یہ ہے کہ اروی بنت اویس نے مروان بن حکم کے پاس حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری زمین غصب کی ہے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول' فرمان سن کر کہ جس نے کسی کی ایک بالشت زمین ظلماً لی وہ سات زمینوں تک طوق پہنایا جائے گا"۔ اس کی زمین غصب کر سکتا ہوں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اس کیلئے بددُعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ! اگر یہ عورت جھوٹی

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

ہے تو اس کو نابینا کر دے اور اپنی زمین میں ہی مار۔ مرنے سے پہلے ہی وہ عورت اپنی آنکھوں سے محروم ہوگئی۔ ایک دفعہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گری اور فوت ہوگئی۔

منقبت:

حضرت عبداللہ بن زید تمیمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں''۔ میں نے کہا کیسے پتہ چلا؟ انہوں نے کہا کہ وہ ان ۹ حضرات میں سے ہیں جو حرا پر تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' **اثبت حرافانه ليس عليك الانبي وصديق و شهيد** کہ اے حرا ٹھہر جا تم پر نہیں ہیں مگر نبی صدیق اور شہید'' نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۹ اصحاب کے نام لئے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نویں نمبر پر اپنا نام ذکر کیا۔

اصحاب ستہ اہل شوریٰ میں عدم شمولیت کی وجہ:

جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلافت کے لئے اصحاب ستہ اہل شوریٰ کی کمیٹی بنائی تھی کہ ان میں سے ایک امیر منتخب کیا جائے۔ حضرت سعید بن زید اگر چہ تقویٰ و تقدس اور دینی خدمات کی وجہ سے اس کمیٹی میں شمولیت سے کم حیثیت نہیں رکھتے تھے لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کا نام اس لئے نہ داخل کیا کہ امر خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کوئی اتہام لازم نہ آئے۔ اس لئے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے۔ ان کا نام لیتے تو اقربا پروری کا شبہ لازم آتا۔ ایسے ہی آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نام نہیں دیا۔

(امانی الاحبار ج ۱، ص ۱۲۰)

وصال:

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

آپ تقریباً ۷۳ سال کی عمر میں ۵۱ ہجری کو کوفہ میں بعض روایات کے مطابق عقیق
ں مدینہ شریف کے قریب فوت ہوئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے آپ کو
سل دیا اور آپ کی قبر میں حضرت سعد اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آپ کو اتارنے
یلئے داخل ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پڑھائی تھی۔ امام
سقلانی کہتے کہ نماز جنازہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (الاصابہ ج ۲)

==========

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

امین الامت حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔

نام ونسب:

ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبتہ بن الحارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ (اسد الغابہ ج ۳، ص ۸۴)

آپ کا سلسلہ نسب فہر بن مالک پر آنحضرت کے ساتھ مل جاتا ہے۔ آپ کا والد عبد اللہ بن جراح جنگ بدر کے دن کفار کی طرف سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ بعض روایات کے مطابق حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہی اپنے والد کو قتل کیا تھا۔ (فتح الباری شرح بخاری ج ۷، ص ۹۳، ارشاد الساری ج ۶، ص ۱۳۲) آپ کی والدہ نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ (فتح الباری ج ۷، ص ۹۳)

قبول اسلام:

آپ سابقون اولون سے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم میں داخل نہیں ہوئے تھے کہ آپ نے اسلام قبول کرلیا۔ (الاصابہ ج ۲، ص ۲۵۲)

ہجرت حبشہ ومدینہ:

آپ نے پہلے مکہ شریف سے حبشہ کی طرف اور پھر وہاں سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی۔ (اسد الغابہ ج ۳، ص ۸۵، ۸۶) انصار میں سے حضرت ابوطلحہ کو آپ کا بھائی بنایا گیا۔

غزوات میں شرکت:

آپ ایک جری جرنیل تھے۔ آپ نے جنگ بدر، اُحد، خندق اور دیگر تمام مشاہد میں شرکت کی۔ جب جنگ بدر میں آپ نے محبت اسلام کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے والد کو قتل کر دیا تو

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ الخ۔ (سورۃ مجادلہ آیت ۲۲ پارہ نمبر ۲۸)

ترجمہ: نہیں پائے گا تو ایسی قوم کو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتی ہو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ پیار کرے خواہ وہ اللہ و رسول کے دشمن اس قوم کے باپ کیوں نہ ہوں، بیٹے کیوں نہ ہوں۔

جنگ اُحد کے دن بھی آپ مردانہ وار لڑتے رہے اسی روز محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جبین اقدس میں دو تیر گھس گئے تھے۔ آپ نے اپنے دانتوں سے کھینچ کر وہ تیر باہر نکالے۔ جس سے آپ کے سامنے والے دانت گر گئے تھے۔ (ارشاد الساری ج ۶، ص ۱۳۲)

غزوۃ سیف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو امیر بنایا تھا۔ عن جابر بن عبداللّٰہ انہ قال بعث رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعثا وامر علیھم ابو عبیدہ بن الجراح وھم ثلث ماتہ رکب۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل سمندر کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تھا۔ (عیر قریش کی تلاش کیلئے) اور ان پر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا۔ اس لشکر میں تین گھوڑ سوار تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم راستے میں ہی تھے کہ زاد راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کچھ ہے جمع کرو۔ تھوڑا سا سامان تھا ایک ایک کھجور کھانے کیلئے ملتی تھی پھر وہ بھی ختم ہو گئیں۔ پھر ہم سمندر کے پاس پہنچے ہمیں پانی میں ایک پہاڑی سے نظر آئی دیکھا تو وہ ایک بہت بڑی مچھلی تھی ہم تمام ۱۸ دن اس کا گوشت کھاتے رہے۔ (بخاری ج ۲، ص ۶۲۵)

آپ نے دور صدیقی اور دور فاروقی میں بھی جنگوں میں حصہ لیا۔ آپ کا شمار ان امراء میں سے ہوتا ہے جنہوں نے دمشق فتح کیا تھا۔ (اسد الغابہ ج ۳، ص ۸۵)

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

امین الامت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گوہر بار سے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو امین الامت کا لقب ملا۔

عن ابی قلابة قال حدثنی انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لکل امة امینا و ان امیننا ایتها الامة ابوعبیده بن الجراح ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اے اُمت ہمارے امین حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں''۔ (بخاری ج ۱، ص ۵۳۰، بخاری ثانی ص ۶۲۹، مسلم ثانی ص ۲۸۲، ترمذی ج ۲، ص ۲۱۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں کہ اہل یمن نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہمارے ساتھ ایک آدمی بھیجو جو ہمیں سنت اور اسلام سکھائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا (اہل یمن کے ساتھ انہیں بطور امین بھیجا اور کہا) یہ اس اُمت کے امین ہیں۔ (مسلم ثانی ص ۲۸۲)

جب وفد نجران نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ''ہمارے ساتھ امین آدمی بھیجو تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میں تمہارے ساتھ ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو حق امین ہے حق امین ہے۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گردنیں بلند کی کہ وہ کون ہے؟ تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے ابوعبیدہ بن جراح اُٹھو جب آپ اٹھے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہ اس اُمت کے امین ہیں''۔

(بخاری ج ۲، ص ۶۲۹، ترمذی ص ۲۱۶)

مال و دولت سے استغنا:

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے گورنر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

عنہ شام گئے امراء سے پوچھا ''میرے بھائی کہاں ہیں؟'' انہوں نے کہا ''کون؟'' حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ابوعبیدہ میرے بھائی ہیں''۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا جب آپ آئے اور آپ کی سواری اور لباس بالکل سادہ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے علیحدہ سرگوشی کی پھر آپ کے ساتھ آپ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں صرف ایک تلوار اور ڈھال دیکھی۔ (الاصابہ ج ۲، ص ۲۵۴، اسد الغابہ ج ۲)

یہی ان کا سارا سامان تھا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''میں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کاش کہ میں ایک مینڈھا ہوتا میرے گھر والے مجھے ذبح کر کے میرا گوشت کھا لیتے اور شوربا پی لیتے۔ (اسد الغابہ ج ۲)

وصال:

آپ کے وصال کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ بیت المقدس میں نماز پڑھنے کیلئے جا رہے تھے کہ فحل کے مقام پر فوت ہوئے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کی قبر لبنان میں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ۵۸ سال کی عمر میں ۱۸ ہجری کو آپ کا وصال عمواس میں ہوا۔ (اسد الغابہ ج ۲)

==========

www.SirateMustaqeem.net

کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لیے "داماد مصطفیٰ" کا اطلاق جائز ہے؟

مفتی محمد لطف اللہ نوری

گزشتہ دنوں ایک مضمون نظر سے گزرا، جس میں یہ تاثر دیا گیا کہ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو "داماد مصطفیٰ" کہنا ناجائز اور توہین رسالت کے مترادف ہے---مسئلہ کی وضاحت کے لیے چند سطور پیش کی جاتی ہیں:

ایک بنیادی حقیقت ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رشتہ داری بشرط ایمان یقیناً مفید ہے، اس پر اہل سنت کا اتفاق ہے [ثلاثین شامی] اور بکثرت احادیث صحاح وحسان اس پر دال ہیں---

www.SirateMustaqeem.net

دنیا میں اس رشتہ داری کی وجہ سے محبت وتعظیم لازم ہے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے حضور ﷺ نے فرمایا تھا:

و الذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب رجل الایمان حتی یحبکم للّٰہ و لرسولہ---[ترمذی، جلد۲، صفحہ۲۴۰]

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ کسی آدمی کے دل میں ایمان اسی وقت داخل ہوگا جب وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول کی وجہ سے محبت کرے"---

صحیح بخاری، جلد۱، صفحہ۵۲۶ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمان موجود ہے:

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

ارقبوا محمدا فی اھل بیتہ---

''نبی کریم کے اہل بیت میں آپ کے ادب و تعظیم کا خیال رکھو''---

اسی صفحہ پر آپ ہی کا یہ فرمان بھی ہے:

و الذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ ﷺ احب الی ان اصل من قرابتی---

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یقیناً رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا مجھے اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے سے زیادہ پیارا ہے''---

اسی صفحہ پر حضرت سیدنا عمر فاروق ؓ کا حضرت سیدنا عباس ؓ کے وسیلہ سے بارش طلب کرنا ذکر ہے---

آخرت میں اس رشتہ داری کا نافع ہونا بہت سی احادیث سے ثابت ہے، متعدد احادیث فتاویٰ نوریہ، جلد۵، صفحہ۱۲۰ میں موجود ہیں--- جامع صغیر میں حدیث ہے:

کل نسب و صھر ینقطع یوم القیٰمۃ الا نسبی و صھری---

''ہر نسبی اور سسرالی رشتہ قیامت کے دن کٹ جائے گا لیکن میرا نسب و سسرال کا رشتہ قائم رہے گا''---

اس حدیث کو صحیح کہا ہے--- پھر مسند احمد بن حنبل، جلد۴، صفحہ۳۲۳ میں ہے:

ان الانساب یوم القیٰمۃ تنقطع غیر نسبی و سببی و صھری---

''بلاشبہ نسب قیامت کے دن کٹ جائیں گے سوائے میرے نسب، تعلق اور سسرال کے رشتہ کے''---

لفظ ''صھر'' لغوی طور پر تمام سسرالی رشتوں کو شامل ہوتا ہے، اس میں یقیناً ''داماد'' بھی شامل ہے--- اس پر دلیل مسند احمد بن حنبل، جلد۱، صفحہ۶۷ میں حضرت سیدنا عثمان غنی ؓ کا قول ہے، آپ ؓ فرماتے ہیں:

و نلت صھر رسول اللہ ﷺ---

''اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے داماد ہونے کا شرف پایا''---

اور مسند احمد، جلد۴، صفحہ۱۶۶ اور مسلم شریف، جلد۱، صفحہ۳۴۴ میں حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے یہ کہنا ثابت ہے:

و نلت صھر رسول اللہ ﷺ---

www.SirateMustaqeem.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

''اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کے داماد ہونے کا شرف پایا''---

پھر صحیح بخاری، جلد ا، صفحات ۴۳۸ و ۵۲۸/ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۲۹۰ اور مسند احمد، جلد ۴، صفحہ ۳۲۶ میں ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے داماد حضرت ابوالعاص کی تعریف کرتے ہوئے ان کا ذکر کیا:

ثم ذکر صھرا له من بني عبد شمس فاثني علیه فی مصاھرته---

''پھر آپ ﷺ نے بنو عبد شمس سے اپنے داماد کا ذکر فرمایا اور اس پر داماد ہونے کے اعتبار سے تعریف فرمائی''---

پھر ''داماد'' کے لیے خاص لفظ عربی میں ''ختن'' ہے---اس کے حوالہ سے دیکھیں تو خود سرور عالم ﷺ نے ایک موقع پر حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو مخاطب کر کے فرمایا:

اما انت یا علی فختنی و ابو ولدی---

''بہر حال اے علی! آپ میرے داماد اور میری اولاد کے باپ ہو''---

یہ حدیث مسند احمد بن حنبل، جلد ۵، صفحہ ۲۰۴ میں موجود ہے---

اگر کسی کے ذہن میں اشکال ہو کہ آپ ﷺ صاحب حق ہیں، دوسروں کے لیے یہ جائز نہیں تو ملاحظہ ہو مستدرک حاکم، جلد ۳، صفحہ ۷۶/ البدایہ والنہایہ، جلد ۵، صفحہ ۲۴۹/ جلد ۶، صفحہ ۳۰۲/ تاریخ الخلفاء (امام سیوطی)، صفحہ ۶۸ وغیرہ میں ہے، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو مخاطب کر کے کہا:

ابن عم رسول اللّٰہ ﷺ و ختنه---[الحدیث]

''آپ رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے اور آپ ﷺ کے داماد ہیں''---

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ ؓ کی وفات کے بعد کہا تھا:

اما علی فابن عم رسول اللّٰہ ﷺ و ختنه---

''بہر حال حضرت علی (ؓ) تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد اور داماد ہیں''---

یہ حدیث موقوف صحیح بخاری، جلد ۲، صفحہ ۶۷۰ پر مرقوم ہے---

ثابت یہ ہوا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت عباس، حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت ابن عمر ؓ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو داماد رسول ﷺ کہہ کر ذکر فرماتے ہیں---کیا یہ حضرات ناموس مصطفیٰ ﷺ سے آشنا نہ تھے؟---ہرگز نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ''داماد'' کو باعث تحقیر سمجھنا اس کافرانہ عمل کی بنیاد ہے، جس کے تحت وہ بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے---تفسیر ضیاء القرآن وغیرہ میں صاف لکھا ہے، حاصل یہ ہے بیٹیوں کو زندہ درگور

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

کرنے کی رسم کی ابتداء اسی نظریے کے تحت تھی کہ کوئی داماد بنے گا جو باعث تحقیر ہوگا---

ضیاء القرآن، جلد ۵، صفحہ ۵۰۱ میں ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''ان کی جاہلانہ نخوت بھی اس کا ایک سبب تھی، وہ کسی کو اپنا داماد بنانا اپنی توہین سمجھتے.....الی آخرہ''---

اور اسلام نے بیٹی کی عزت وشفقت کا حکم دیا تو اس کے ضمن میں ہی داماد کو وجہ تحقیر سمجھنے کی بھی نفی فرمائی---

عنایہ، جلد ۱، صفحہ ۹۹/ غنیۃ المستملی، صفحہ ۱۲۰/ التعلیق المجلی، صفحہ ۷۵/ الحدیقۃ الندیہ، جلد ۱، صفحہ ۳۱۰ وغیرہ میں ہے:

روی عن ابی حنیفۃ انہ سئل عن مذھب اھل السنۃ و الجماعۃ فقال ھو ان یفضل الشیخین یعنی ابابکر و عمر علی الصحابۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم و ان یحب الختنین یعنی عثمان و علیا و یری المسح علی الخفین---

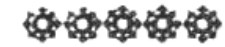
''مروی ہے کہ امام ابوحنیفہ سے مذہب اہل سنت والجماعت کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کی صحابہ پر فضیلت تسلیم کرے اور دو دامادوں حضرت عثمان غنی اور حضرت علی مرتضٰی (رضی اللہ تعالٰی عنہم) سے محبت رکھے اور موزوں پر مسح کو جائز سمجھے''---

بلکہ التعلیق المجلی میں ہے کہ امام صاحب کے اس جواب کا اصل سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

ان من السنۃ ان تفضل الشیخین و تحب الختنین و تری المسح علی الخفین---

''بلاشبہ مذہب اہل سنت سے ہے کہ تم شیخین کی فضیلت تسلیم کرو اور ختنین سے محبت کرو اور موزوں پر مسح کو جائز سمجھو''---

حضرت مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم کے لیے ''داماد مصطفٰی'' کے اطلاق کو توہین رسول کہنے والے سوچیں کہ ان کی بے لگام تحریر نے کیسے کیسے ادب والے حضرات کو مرتکب توہین رسول کریم ﷺ سمجھا---العیاذ باللہ



Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan